اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۳ — مطبوعہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک۔ [illegible]

" سالانہ معہ محصول ڈاک و کم سے کم پچیس یا زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر [illegible]

" ایک شخص کے نام کا پیشگی وصول نہ ہونے پر ایک بلکہ [illegible] لی جائیگی۔

ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی۔

ایڈیٹوریل

نہ صرف زمانہ ماضی و حال کے نیچر پرست یا جو کہ چند روز سے آریہ نام سے نمایش گاہ عالم میں نمود ہوئے ہیں معجزات کو ناممکن الوقوع خیال کرتے ہیں بلکہ بعض وے لوگ بھی جو اپنے کو مسیحی کہتے زمانہ حال میں معجزات مسیحی کی نسبت عالم تشویش میں معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھیوڈور پارکر کہتا ہے کہ یہ معجزات بہت دیندار شخصوں کے گلے میں چکی کے پاٹ کی مانند لٹکتے ہیں جو مذہب مسیحی پر یقین رکھتے لیکن پانی کے انگوری شراب بن جانے یا مردہ کے جی اٹھنے پر یقین نہیں کرتے۔ بیڈن پاول کہتا ہے کہ اگر معجزات اگلے زمانہ کی سمجھ میں مسیحیت کو سہارنے کے لئے خاص نور تھے تو زمانہ حال میں مسیحیت کو قبول کرنے کے لئے وے اسکی خاص مشکلات اور رکاوٹ کا باعث ہیں۔ بیشک جن لوگوں نے یہہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ ہم کسی فوق العادت یا فوق الخلقت فعل پر ایمان نہ لائینگے اور نیچر کے سوا اور کسی مذہب کو نہ مانینگے انکو معجزات ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں لیکن فوق الخلقت عنصر مسیحیت کی اصلی جان اور اسکی اعلی خاصیت ہے اور اس اعجازی عنصر کے بغیر مسیحیت کی خواہش رکھنا ایسی آگ کی خواہش ہے جسمیں جلانے کی قوت نہ ہو یا ایک تلوار کی جسمیں صیقل نہ ہو یا کشش برقی کی جسمیں جنبش دینے کی طاقت نہو یا ایک روح کی جسمیں آزاد مرضی نہو۔ اس بات کا انکار نہیں ہوسکتا کہ الہام ایک مطلوب دل پسند شے ہے اور اس کا متوقع ہونا نامعقول امر نہیں ہے ایک ایسی دنیا میں جسمیں غیر فانی انسان گناہ میں ڈوبے ہوئے ہیں اور جسمیں تمام زمانوں میں سرگرم روحوں نے گہری اور سنسان تاریکی میں دلی خواہش اور کوشش کی اور جانکنی میں روشنی و ظہور نور کے لئے چاہا کہ جس دنیا میں موت سلطنت کرتی اور جب لوگ اسکے خوفناک سایہ کو اپنے اوپر تاریکی شروع کرتا ہوا معلوم کرتے تو اس بات کے جاننے کے لئے کہ کیا کوئی عالم عقبی کوئی بہشت اور دوزخ یا دوزخ ہیں ایک ہیبت ناک اندیشہ سے بھر جاتے ہیں جس دنیا میں انسان گویا سمندر کی تہ میں ہیں اور نہیں جانتے کہ گم شدگان کے لئے کوئی سبیل نجات ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیونکر کس طرح اور اسکے انکشاف میں قیاس خلاف قیاس اور خیال خلاف خیال قاعدہ خلاف قاعدہ باہم لڑتے ہیں پس ایسی صورت میں کون انکار کرسکتا ہے کہ عقلاً و انصافاً الہام ہی ایک ایسی چیز ہے جو نہایت مطلوب ہے۔ جو لوگ زندہ خدا پر ایمان رکھتے اور معلوم کرتے ہیں کہ وہ پدرانہ خوبی و محبت انسان کی نسبت رکھتا ہے انکو یہہ امر غیر ممکن معلوم نہوگا کہ وہ اپنے فرزندوں پر اس صداقت کو ظاہر کرے جسکے لئے وے اسقدر اشد ضرورت رکھتے ہیں اور جس کا جاننا انکے لئے مقدم ہے +

لیکن جب ایسے الہام کا خیال کیا جاوے تو فوراً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیونکر فی الحقیقت آسمانی الہام ثابت ہوسکتا ہے؟ پیغمبر خدا کی طرف سے ایک مستند و معتبر کمشنر کیونکر ثابت ہو؟ جس کا صاف جواب یہہ ہے کہ ان باتوں کا ثبوت معجزات سے ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ پیغمبر کا اخلاقی چلن ضرور درست ہو لیکن یہہ بجز وکالی ثبوت نہیں کیونکہ اکثر لوگ بہترین اشخاص ہوئے ہیں تاہم انہوں نے اس صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے کہ جو انسانی عقل کی دسترس سے باہر ہے خدا کی طرف سے اختیار نہیں پایا لہذا ہم کہتے ہیں کہ الہی پیغمبر کی اسناد معجزات ہونے ضرور ہیں +

اہل نیچر کہتے ہیں کہ معجزات قوانین نیچر کو توڑتے اور عالمی ترتیب و یکسانی خلقت کے قواعد کے برخلاف ہیں لیکن

جب ہم زیادہ ہوشیاری سے اس پر غور کرینگے تو زیادہ صفائی سے معلوم ہوگا کہ وے نہایت اعلیٰ ترتیب کے قواعد کے ساتھہ مطابقت رکھتے ہیں۔ مجموعی مراتب کا ایک عروج پذیر درجہ ہی یعنی مادہ کیمیائی قوت۔ نباتاتی زندگی حیوانی زندگی۔ روحانی زندگی اس چڑھاؤ میں ادنیٰ ترین درجہ اعلیٰ ترین درجہ کے لئے مرتب و موجود ہوا ہی۔ مادہ کیمیائی قوت کے لئے۔ کیمیائی قوت نباتاتی زندگی کے لئے نباتاتی زندگی حیوانی زندگی کے لئے اور یے سب روحانی زندگی کے لئے جو گویا اس مینار کی چوٹی ہی۔ پس اب یہہ ایک یقینی امر ہی کہ اگر روحانی یا اعلیٰ درجہ کسی وجہہ سے ابتر ہو جائے تو سوا اسکے اور کچھہ نہیں ہو سکتا کہ ادنیٰ ترین طریق ضرورتاً ایسے طور پر مستقل ہونا قبول کریں کہ اعلیٰ ترین درجہ کی ترتیب اور صحت کو بحال کرنے میں ممد ہوں۔ یہہ کہنا کہ انکی عام ترتیب یا قوانین ہرگز تبدیل نہیں ہو سکتے خواہ وہ اعلیٰ مقصد جسکے لئے وے موجود ہوے ابتر ہو جائے خلاف عقل معلوم ہوتا ہی۔ فرض کرو کہ ایک بڑے مکان میں اثاث البیت نوکر چاکر اور طرح طرح کے انتظام مکین کی خوشدلی و آرام و خدمت کے لئے موجود ہیں پس اگر مکین کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو جہانتک ضرورت ہو وے تمام انتظام ضرور تبدیل ہونا قبول کرینگے یہہ کہنا کہ ایسی تبدیل غیر ممکن ہی ایک بیہودہ بات ہی اور گویا انجام کی نسبت وسایل کی اور مکین کی نسبت مکان کی اور اعلیٰ ترتیب کی نسبت ادنیٰ ترتیب کی زیادہ قدر و عزت کرنا ہی۔ خدا پرست آدمی خلقت اور اسکے قوانین کو آدمی کے لئے بنائے گئے خیال کرتا ہی نہ یہہ کہ آدمی دنیا اور اسکے قوانین کے لئے بنایا گیا ہی۔ پس اگر آدمی روحانی بیماری اور ابتری میں مبتلا ہو جائے تو اسوقت خدا خلقت اور اسکے قوانین کو ضرورتاً بطریق معجزہ بھی کام میں لا سکتا ہی کہ آدمی کی روحانی صحت اور ترتیب کو بحال کرنے میں ممد ہوں٭

اُردو اخبارات اور اس زبان کی روز افزوں اشاعت اور ترقی قابل لحاظ ہی۔ کیونکہ آجکل ہندوستان میں غیر مسیحی اردو اخبارات بکثرت جاری اور شایع ہوتے جاتے اور لوگوں کو اخبار خوانی کا شوق روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہی۔ اخبار کی وقعت و منزلت لایق نامہ نگاروں پر منحصر ہی اور نامہ نگاران لایق و فایق کی لیاقت و فضیلت کے اظہار کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ فی زماننا اردو زبان دن بدن فصیح شستہ اور وسیع ہوتی جاتی ہی۔ اگر ہم اسکو مجموعہ کا عطر کہیں تو کچھہ بیجا نہ ہوگا۔ عربی۔ سنسکرت۔ فارسی۔ ہندی۔ وغیرہ زبانوں کے الفاظ اسمیں ایسے مخلوط ہوگئے ہیں اور اب انگریزی کے بھی ہوتے جاتے ہیں کہ اس ملک کے لوگ قریب قریب سب انکے معنوں اور اشتمال سے واقف ہیں ہندوستان کے تمام دفاتر سرکاری و دیسیوں میں کل کارروائی اسی زبان اور تحریر میں ہوتی ہی لوگوں کی خانگی خط کتابت بکثرت اردو میں مروج ہی۔ یہہ زبان نہ صرف اب اہل دہلی و لکھنؤ میں مقید ہی بلکہ تمام ہندوستان میں کم و بیش بولی اور سمجھی جا سکتی ہی۔ ہر ایک علمی کتاب کا ترجمہ اسمیں ہوا ہی اور ہوتا جاتا ہی یقین ہی کہ کچھہ عرصہ بعد ہم اسکو اردو یا ہندی نہیں بلکہ ہندوستانی زبان کہینگے جسقدر زیادہ علمی کتابوں کا ترجمہ اس میں ہوگا اور جسقدر اخبارات روز بروز اس زبان میں زیادہ تر شایع ہونگے اہل ملک کو زیادہ تر فایدہ ہوگا۔ بعض لوگوں نے اخبارات کے اجرا اور طبوع کو بنظر مفاد جسمانی اپنی گذراوقات کے لئے ایک پیشہ مقرر کیا ہی۔ ہم اسکو برا نہیں سمجھتے بشرطیکہ مہتمم کو ہمیشہ خدا اور انسان کے فرایض کو ادا کرنا مد نظر رہے لیکن ہم یہہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ مسیحی اخبارات خصوصاً جو مطابع مشن سے شایع ہوتے ہیں بامید حصول زر و بغرض تجارت بطور پیشہ جاری نہیں کئے جاتے بلکہ لوگوں میں خدا کا جلال ظاہر کرنے اور انکی غیر فانی روحوں کی نجات کا ذریعہ بنانے کی غرض سے جاری اور شایع کئے جاتے ہیں۔ اور یہی اعلیٰ مقصد ہمارے پرچہ نور افشاں کا ہی۔ کہ آفتاب صداقت کی روشنی اس ملک کی تاریک جگہوں میں پھیلے اور اپنے پرچہ کا مقصد پورا کرنے میں ہم آخر تک قایم رہنا چاہتے ہیں اور خدا کے فضل سے رہینگے مگر ہم افسوس کے ساتھہ ظاہر کرتے ہیں کہ اکثر امریکن و یورپین مشنری صاحبان نے اسکی ترقی پر ذرا کم توجہ فرمائی اور بہ نسبت اردو اخبار کے رومن اردو کو زیادہ لیتے اور پڑھتے ہیں جہانتک ہم کو واقفیت ہی ہندوستان میں اردو زبان کا یہہ ہی ایک مسیحی اخبار اپنی قسم کا ہی اور ہم اس لئے کسی کی عدم توجہی کی شکایت زیادہ تر نہیں کرتے کہ بہ یقین ہندوستان کے ذی لیاقت دیسی مسیحیوں میں ہمارا اخبار روز بروز مقبول طبع اور لایق قدر ہوتا جاتا ہی اور ہمارے لایق و فایق نامہ نگاران مسیحی کے مراسلات و مضامین بکثرت آتے ہیں یہانتک کہ بوجہ عدم گنجایش ہم انہیں جلد جلد شایع کرنے میں قاصر رہتے ہیں اور اسی لئے ہم نے اپنے اخبار کو ڈیوڑھا کر دیا ہی اور اسکی کامیابی پر مطمئن ہیں ہر مسیحی ہندوستانی پبلک کو ہمارے کام میں جو غیر قوموں میں مسیح کا جلال ظاہر کرنے کے لئے ہی ضرور ممد و معاون ہونا لازم ہی۔ رنگینی عبارت اور لفاظی سے تا مقدور محترز رہ کر مسیحی صداقتوں اور مفید عام باتوں کو درج اور ظاہر کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہمیں امید ہی کہ ہمارے ذی لیاقت مسیحی نامہ نگاران بھی اس بات کا خیال ضرور رکھینگے۔ ہم لوگوں کے لئے پولوس رسول نے عمدہ ہدایت اس امر میں تحریر فرمائی ہی کہ "اے بھائیو جب میں خدا کی گواہی کی خبر دیتا ہوا تمہارے پاس آیا تب کلام کی فصاحت اور حکمت کے ساتھہ نہیں آیا کیونکہ میں نے یہہ ٹھانا کہ یسوع مسیح اور اسکے مصلوب ہونے کے سوا اور کچھہ تمہارے درمیان نہ جانوں" ٭

۱ قرنتیوں ۔ ۲ باب ۔ ۱ ۔ ۲

عقد ثانی بیوہ گان - بیواؤں کے عقد ثانی کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو ہندو قوم کے لئے آج کل حیرانی و تشویش کا باعث ہو رہا ہے اور جسقدر تعلیم اور انجیلی تاثیر اس ملک میں ترقی کریگی اسیقدر یہہ مسئلہ زیادہ غور طلب ہوتا جائیگا۔ اسکے برخلاف تعصب جو کہ بالکل قوم ہنود کا ہی خاصہ ہے اور آسمان کے تلے اور کسی ملک میں نہیں پایا جاتا جلد یا بدیر تربیت و روشنی یافتہ عقل کے دعووں کا مطیع و مغلوب ہوگا۔ فی الحال اس ملک کے مختلف مقاموں میں ہم کہیں کہیں ایسے عقد ثانی کے ہونیکی خبر سنتے ہیں اور جوں جوں زمانہ گذریگا وے بیشک بکثرت ہونے لگینگے۔ چند روز گذرے کہ لدیانہ میں آریہ سماج کے متعلق ایک عقد ثانی عمل میں آیا۔ گو کہ ہم کلیتاً آریہ سماج کے اصول و عمل کو پسند نہیں کرتے ہیں تاہم انکی اس جرات کے لئے جو انہوں نے اس مسئلہ کی نسبت دکھلائے ہم انکی تعریف و سفارش کرتے ہیں۔ اگر اس نہایت ضروری اصلاح کے رایج کرنے میں وے مقدور بھر زور دینے میں قایم رہینگے اور نہ صرف اس تعلیم عقد ثانی کی وعظ بلکہ جو وعظ کرتے ہیں اسکے مطابق عمل میں بھی لاوینگے تو ہم بھی اس کام میں بدل انکی تائید کرتے ہیں*

ہمعصر مہر نیمروز بجنور - ۷ - اکتوبر نمبر ۳ میں بعنوان یک نشد دو شد تحریر فرماتے ہیں کہ لیجئے حضرت مہدی تو خیر پیدا ہوتے ہی تھے مگر اب دو سلامتی سے حضرت عیسیٰ بھی پیدا ہونے لگے چنانچہ بمقام سوانا جنوبی امریکہ میں سٹر اور رحمتہ کے جسم میں حلول بھی کیا وغیرہ اگرچہ ہم خوش ہیں کہ وہ یہہ بھی آگے بڑھکر فرماتے ہیں کہ پرانی دُنیا میں مہدی کاذب اور نئی دُنیا میں عیسیٰ فاسد مگر نفس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ راقم مسیح کی دوسری آمد سے جو انجیل میں بیان کی گئی ناواقف اور پادریوں کی نسبت بدظن اور اُن عیسائیوں کے خیالات صحیحہ سے کہ جو وے مسیح کی دوسری آمد کی نسبت رکھتے ہیں بالکل اجنبی ہے کسی مہدی کے پرانی دُنیا میں ظاہر ہونے کا بیان قرآن میں مصرح نہو تو نہو مگر انجیل میں اُسی مسیح کے جو مُوا گاڑا گیا تیسرے دن جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا جہاں سے پھر تشریف لائیگا صاف صاف بیان اور نشان موجود ہیں منجملہ اُنکے یہہ اقوال کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائینگے کہ اگر ہوسکتا تو وے برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے دیکھو میں تمہیں آگے ہی کہہ چکا پس اگر وے تمہیں کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جائیو یا دیکھو وہ کوٹھری میں ہے تو نہ مانیو کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی ہے پچھم تک چمکتی ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا۔ متی ۲۴ باب ۲۴ - ۲۷ -

اس افریکن مہدی اور امریکن مسیح کی بابت تھوڑی ہلچل سے کچھہ خوف کا مقام نہیں ہے*

ہندی گیت کی کتاب لکھنؤ کا مشہور میتھوڈسٹ چھاپہ خانہ ہوس واقعی اس کام اور اثر و قوت سے جس سے وہ انجیلی خدمت کو انجام دے رہا ہے اور اُن انواع کتب سے جو بکثرت اس میں شایع ہوتی ہیں تمام ہندوستان میں مشہور و معروف ہے۔ اس چھاپہ خانہ سے فی الحال ایک کتاب جو ہمارے پاس پہنچی ہے وہ ہندی گیت کی کتاب ہے جو رومن حروف میں شایع ہوئی ہے اور جسکی مولفہ مس ای - ایم اسکاٹ صاحبہ ہیں اس میں ایک سو پانچ بھجن اور غزلیات ہیں جنکے لئے ہندوستانی راگ مقرر کئے گئے ہیں اس کتاب میں کل سو اٹھارہ ٹیون ہیں اور کئی موقعوں پر ایک ہی بھجن کی دو ٹیون لکھی گئی ہیں تاکہ گانے والے جس ٹیون کو پسند کریں اُسکو گاویں۔ اس کتاب میں یہہ نیا ڈھنگ ہے کہ سب ٹیون پیانو یا ارگن کے ساتھہ ہم آہنگ اور موافق رکھی گئی ہیں ہمیں یقین ہے کہ یہہ پہلی ہی دفعہ ہے کہ ہندوستانی نغمہ کی کتاب اس صورت میں شایع ہوئی ہے۔ اسکی جلد کپڑے کی عمدہ بنی ہوئی حروف صاف اور قیمت متوسط دو روپیہ فی جلد ہیں ہم بڑی خوشی کے ساتھہ ہر کسی سے جو ہندوستانی راگ کا شایق ہو اس کتاب کی سفارش کرتے ہیں*

مراسلات

پُل تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۴۲ سنہ ۹۶ء

ہم اس سولہویں صدی کا کیا نام رکھیں؟ لازم ہے کہ اسکو مارٹین لوتھر کی محراب کہیں۔ یہہ خدا کا ایک طاقتور شخص تھا جسکو اُس نے اس دُنیا میں ایک امر عظیم کے انصرام کے لئے برپا کیا۔ جب خدا دُنیا میں کوئی بڑا کام کرانا چاہتا تو کسی ایسے ویسے آدمی سے کہ جو لباس اطلسی ملتبس اور معطر بہ عطر ہو نہیں کراتا ہے بلکہ بقول چارلیس کنگسلی صاحب کسی قوی اور مستقل مسیحی شخص کو مقرر کرتا ہے پس مارٹین لوتھر ایک ایسا منضبط مسیحی شخص تھا جو ٹھیک اُس زمانہ کے لئے مطلوب تھا*

لوتھر صاحب کا ایک عزیز دوست الکسس نامی اچانک بجلی کے صدمہ سے مرگیا اور اس واقعہ سے اُسکے دل میں کامل یقین پیدا ہوا کہ خدا نے مجھہ کو کسی بڑے اور مقدس کام کے لئے محفوظ رکھا ہے۔ پس اُس نے ارادہ کیا کہ امورات دینی میں اپنے تئیں مشغول کرے اور خیال کیا کہ بجز مسکونت خانقاہوں کے میں ایسا دیندار اور کہیں نہیں ہوسکونگا لیکن لوتھر کا متحمل مزاج والد خانقاہوں اور رہبانی لوگوں کو اچھا نہیں سمجھتا تھا اس لئے اُس نے لوتھر کا وہاں جانا پسند نہیں کیا تاہم لوتھر خانقاہوں میں گیا لیکن جلد معلوم کیا کہ جیسا میں چاہتا تھا ویسی دینداری یہاں نہیں پائی جاتی بلکہ اُس کے برعکس یہاں نہایت بدی موجود ہے*

باوجود اُس کے وہ اسیقدر سرگرم و شایق بنا رہا اور

---

۱ رومن کاتھولک پادری۔

اپنے دلی حال کو بغور و فکر خوب دریافت کر کے اپنی خباثت اور گناہ کو معلوم کیا اور خدا سے مخلصی کے لئے فریاد کی اتفاقاً بائبل کی ایک جلد اُسکو دستیاب ہوئی اُن ایام میں بائبل کا دستیاب ہونا خال خال تھا ہوں تک میں امر محال تھا۔ اس عزیز کتاب میں اُس نے اپنی ذاتی برائیوں کا علاج پانا شروع کیا لیکن پرگٹری اور پادریوں کے طبع زد مُردہ کے حق میں دُعا ودرود پڑھکر اُس کو اُس مقام سے نکالنے کی قدرت کی بابت اُس میں کچھ تذکرہ نہ پایا۔ نہ کنواری مریم کی بندگی کرنے یا اُس سے دُعا مانگنے کی بابت اُس میں کچھ پتہ ملا نہ کچھ مُردہ ولیوں سے دُعا کرنے کا اشارہ معلوم ہوا مگر اُس سے یہ ظاہر ہوا کہ "خدا اور انسان کے بیچ میں صرف ایک ہی درمیانی ہے" رومن کاتھولک کے تر سے میں مندرجہ ایک ہزار و ایک ولیا میں سے ایک کبھی درمیانی کا نام اس کتاب میں نہیں دیا گیا عفونامے[1] فروخت کرنے یا ٹکیا تقسیم کرنے تعظیماً تصویریں رکھنے اور پادریوں کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہونیکی بابت اسمیں کچھ نہ پایا۔ لوتھر رفتہ رفتہ اپنے دل میں قایل و معتقد ہوتا گیا اور اسکی زبان ان باتوں کا بیان کرنے کو چلتی تھی لیکن جملہ نیک اور بزرگ لوگوں کی مانند وہ جلد باز اور بے احتیاط نہ تھا۔ اُس نے خدا کے حضور اپنے کو فروتن کیا اور دُعا مانگی کہ وہ اُسے فروتنی بخشے اور غلطی کرنے سے محفوظ رکھے۔ جوں جوں اُس نے بائبل کی تلاوت کی اور نور ہدایت طلب کیا اُس کو زیادہ یقین ہوتا گیا کہ رومی جماعت کی تعلیم غلط ہی اور اتفاقاً اسکی زبان کُھلی اور پوپ لیو اُس وقت کا مغرور پوپ ہلڈبرانڈ یا گریگوری ہفتم تھا جسنے شہنشاہ جرمن کو اپنے پاؤں کا انگوٹھا چومنے کو حکم دیا! یہ پوپ فلورنس کے ایک بڑے خاندان میڈیسس میں سے تھا اور شاہانہ حوصلہ رکھتا تھا اُس نے مقدس پطرس کے گرجا کو جو روم میں تھا دُنیا کی تمام مسیحی عبادت گاہوں سے زیادہ تر بڑا بنانا چاہا۔ برحمینٹ اور مسکیل انجلو کی فراست اُسکو مدد دینے

1. دوزخ و بہشت کے درمیان ایک خیالی مقام جسکو مسلمان اعراف کہتے ہیں ۔

کے لئے موجود تھی لیکن یہ سوال درپیش تھا کہ روپیہ کیونکر بہم پہنچے ؟ یورپ کے مسیحیوں نے اسقدر زر کثیر روم کو بھیجا کہ آخرالامر نادار ہو گئے کیونکہ یہ ایک نالے میں زر کا انڈیلنا تھا کہ جس میں سے بجز نقص کچھ نہ نکلے پس پوپ لیو اپنی زیرکی کو کام میں لایا اور اُسے جلد یقین گذرا کہ عفونامے فروخت کرنا روپیہ فراہم کرنیکی عمدہ تدبیر ہی۔ باقی آیندہ

ح - س - ع -

میرے ایک دوست کا ذکر

میرے بہت سے عزیز دوست ہیں جنسے میں نہایت الفت و محبت رکھتا ہوں۔ اُنہیں سے بعضوں کو میں بڑی مدت سے جانتا ہوں اور بعضوں کو تھوڑے دنوں سے اُنکی لیاقتوں کے سبب سے میں اُنکو پیار کرتا ہوں پر تو بھی مجھکو معلوم ہوا کہ میری مانند اُنمیں اکثر کوئی نہ کوئی عیب ہی لیکن میرا ایک دوست ایسا ہو جو سب سے پیارا و عزیز ہی اور تم بھی اگر اُس سے واقف ہوتے اُمید ہو کہ مجھسے بھی زیادہ اُسکو پیار کرتے اور اُس پر بھروسا رکھتے بیشمار مشکلات کو اُس نے میرے لئے حل کیا ہی اور جب کوئی اور دوست پاس نہ تھا تب اُس نے میری حمایت کی بڑی بڑی سخت مصیبتوں میں جب کوئی دوسرا مددگار نہ تھا اُسنے مجھے تسلی بخشی۔ ہاں جب اور دوست مجھسے پھر گئے گر تب بھی وہ وفادار رہا۔ نہ فقط کلام سے بلکہ کام سے بھی اُسنے اپنی دوستی کو ثابت کیا چنانچہ میری بھلائی و بہبودی کی خاطر اُسنے بڑی محنت کی بلکہ تکلیف اور ایذا بھی اُٹھائی گو میری طرف سے اُسکی محبت میں اکثر کمی و بیشی ہوتی رہی وہ ہر حالت میں غیر متبدل رہا۔ حالانکہ میں نے اپنی رفتار گفتار سے بارہا اُسکے نام کی تحقیر کی یا اُسکی محبت کو خیال میں نہ رکھا تاہم اُسکی اُلفت میں کچھ فرق نہ آیا جب میرا دل بیہودہ باتوں پر فریفتہ ہوا تو اُسنے مجھے سمجھایا میرے ساتھ اُس نے حد سے زیادہ تحمل و بردباری کی جب میں آپ کو معاف نہ کر سکا تب بھی اُس نے میری ناشکری کو معاف کیا جب کبھی میں اپنی بیوقوفی پر سوچ چکا اپنے ہی سے سخت بیزار ہوا تب اُس نے مجھ پر ترس کھایا۔ شرم کے مارے جب میں اپنی نادانی کا ذرہ بھی عذر نہ کر سکا وہ مہربانی سے اُس سے درگذر کر کے آگے سے موافق اپنی محبت مجھ پر ظاہر کرنے سے باز نہ آیا۔ ہاں البتہ اُس نے میری خوشامد کبھی نہیں کی مجھمیں جو جو عیب یا قصور ہیں جن کا ذکر تک کرنے میرے اور دوست و جان پہچان شرماتے ہیں وہ اُس نے مجھ پر صاف ظاہر کئے مگر ایسی محبت کے ساتھ اور اسقدر نرمی و شفقت سے کہ میں اُس سے ناراض ہرگز نہ ہو سکا۔ جب میرے دل پر غم کا بھاری بوجھ پڑا تھا تب اُسنے آکے ہر ایک آنسو کو پونچھ لیا اُسنے بار بار میرے دل کے رنج کو ایسا رفع کر دیا کہ میں نے گویا اُس سے نئی زندگی پائی ۞ پس چونکہ میرے دوست نے یہ سب کچھ بلکہ اُس سے بھی کہیں زیادہ مجھ پر احسان کیا ہی تو خیال کرو کہ کچھ تعجب ہو کہ میں اُسکو پیار کرتا اور تم کو بھی اُس سے ملایا چاہتا ہوں ؟ ذرہ اُس پر غور کیجیو۔ وہ بہت دولتمند ہی۔ اپنے عزیزوں کے لئے جو چاہے سو کر سکتا ہی وہ بے طرفدار بھی ہی جیسا امیروں کو ویسا غریبوں کو بھی پیار کرتا ہی بوڑھے اور بچے علم دار اور بے علم بڑے اور چھوٹے سب کے سب اُس کا فیض پانے کے قابل ہیں بلکہ اُسکی رحم دلی اسقدر ہی کہ جو محتاج اور لاچار اُس سے مدد مانگتے ہیں اُنکو وہ زیادہ خوشی سے قبول کر لیتا ہی۔ خواہ تم نے آگے اُسکی کیسی ہی حقارت کی ہو جب عاجزی سے اُسکی طرف رجوع کر کے معافی مانگوگے تو وہ تمہاری تقصیروں کو خیال میں بھی نہ لاویگا۔ علاوہ ازیں میرا یہ دوست گو مجھ پر بہت مہربان ہوا پر آیندہ کے واسطے بھی اُسنے عجیب طرح کی نعمتیں دینے کا وعدہ کیا ہی اور چونکہ وہ ہمیشہ صادق القول اور وفادار رہا اس لئے یقین کامل ہی کہ وہ اُن وعدوں کو

1. عفونامہ یہ تھا کہ کوئی شخص جسقدر روپیہ دیتا اسیقدر اسکے گناہ دفع کئے گئے یا آیندہ گناہ کرنے کی اجازت ملتی اور وہ عفونامہ خریدار کے نام پر کاغذ میں لکھا ہوا تھا ۔۔

پورا بھی کریگا۔ شاید تم پوچھوگے کہ یہہ دوست کون ہے۔ اُس کا نام عمانوایل ہے۔ خدا مجسم۔ پھر وہ جو عیسیٰ یعنے نجات دہندہ بھی کہلاتا ہے اور جیسا وہ میرا دوست ہے ویسا ہی تمہارا بھی ہے۔ تم کو خستہ حال دیکھکے اُسنے تم پر ترس کھایا اور جب تم ہنوز اُس سے دشمنی رکھتے تھے اُس نے تمکو شریعت کی لعنت سے جس کو کہ تم نے عدول کیا تھا چھڑانے کے لئے آپ ہی لعنت بنکے اپنی جان دی۔ ہاں اُس نے جو راستباز تھا ناراستوں کے لئے دُکھ اُٹھایا اور اُسکے بعد مُردوں میں سے جی اُٹھا تاکہ اپنے دوستوں کو موت سے زندگی پانے کی راہ دکھاوے۔ تب وہ آسمان پر بھی چڑھ گیا اُس ابدی خوشی و نیکبختی کے مکان میں جہاں کہ ہم گنہگار ہرگز پہنچنے کے لایق نہ تھے خدا باپ کے پاس ہمارے لئے شفاعت کرتا ہے وہاں سے وہ اپنی روح پاک کو ہمارے دلوں پر نازل کرکے ہم کو اُس عہد مجدد و وفادار لازوال خدا سے ملاتا ہے۔ اُسکے وسیلے ہم بیدھڑک مالک کے حضور میں آکے اپنی درخواست پیش کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اُسکے روبرو اگر ہم اپنے دل کے رنج و غم کا بیان کریں تو یقیناً وہ اپنی ہمدردی سے ہم کو اطمینان بخشیگا آسمانی دربار کے تخت پر بیٹھکے وہ ہم پر نظر کرکے بڑی ملایمت سے پکار کر کہتا ہے کہ اے تم جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا جو پیاسا ہو آوے اور جو چاہے آب حیات مفت لے۔ اُسکے پاس تھکے ہوؤں کے لئے آرام غمزدوں کے لئے خوشی خاکساروں کے لئے معافی فکرمندوں کے لئے راحت ناپاکوں کے لئے پاکیزگی کھوئے ہوؤں کے لئے نجات اور مُردوں کے لئے زندگی ہے اور یہہ سب نعمتیں میرا دوست مفت اُنکو جو اُس سے مانگیں دیگا۔ علاوہ اسکے وہ اپنے عزیزوں کے لئے آسمان پر جگہ تیار کرنے کو گیا ہے۔ اُسکے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں جنکو ابدی جلال سے اُس نے آراستہ کیا ہے۔ وہاں کی سڑکیں خالص سونے کی شفاف بلور کی مانند ہیں۔ اُس میں خدا کا جلال ہے اور اُس کا نور [illegible] بیش قیمت جواہر کی مانند ہے۔ وہ سورج اور چاند کا محتاج نہیں کہ وے اُسکو روشن کریں۔ کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے۔ وہاں نہ رات نہ کسی قسم کی تاریکی یا ظلمت ہوگی اور نہ کوئی چیز جو ناپاک یا نفرتی اور جھوٹھ ہو اُسمیں کسی طرح در آویگی۔ جب یہہ مکان تیار ہوگا۔ تب ہمارا یہہ دوست بڑے جلال کے ساتھ آسمان سے اُترکر اِس زمین پر پھر آویگا تاکہ اپنے عزیزوں کو اپنے ساتھ لیکے وہاں پر پہنچاوے۔ تب وہ ہم کو اگر ہم مسیح میں ہوکے سو گئے ہوں قبر میں سے اُٹھاکے ایک غیر فانی بدن دیگا۔ ہاں وہ تاب و تجلی کے جامہ سے ہمیں ملبس کرکے موت کے بند سے تا ابد چھٹکارا بخشیگا اور اگر ہماری زندگی اسوقت ہنوز قایم ہو جب وہ آویگا تو بھی ہمارے اس خاکی جسم کو ایک دم ایک پل میں بدل کے نوری بناویگا تاکہ ہم اس خوشی روح میراث میں جسکو کہ اُس نے اب ہمارے لئے تیار کیا ہو داخل ہوں۔ اے عزیزو میں بڑی آرزو سے چاہتا ہوں کہ تم بھی ان نعمتوں کے حصہ دار بنو۔ اس عالیشان مکان کو کسی قدر تنگ نہ سمجھو کیونکہ وہاں سب کے لئے گنجایش ہے۔ آب حیات کے چشمہ سے پینے اور زندگی کے درخت کے سایہ میں ابد الآباد آرام کرنے کی سبھوں کو اجازت ہے خدا کے سب نبی اور رسول بلکہ اُنکے جیسے پاک بندے دنیا کے شروع سے گذر رہے ہیں تم کو وہاں ملینگے۔ اُنکی صحبت میں رہوگے اور اُنکے ساتھ خوشی مناؤگے۔ جو وہاں پہنچے خدا کے تخت کے آگے رہینگے اور اُسکی ہیکل میں رات دن اُسکی بندگی کرینگے اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہے اُنکے درمیان سکونت کریگا۔ وہ پھر بھوکھے نہ ہونگے اور نہ پیاسے اور اُن پر نہ دھوپ اور نہ کوئی گرمی اُٹھائینگے کیونکہ عیسیٰ اُنکی گلہ بانی کریگا اور اُنہیں پانیوں کے زندہ سوتوں پاس پہنچاویگا اور خدا اُنکی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا اور پھر موت نہ ہوگی اور نہ غم اور نہ نالہ کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں (مکاشفات ۷ باب ۱۵-۱۷ آیت اور ۲۱-۴)

کیا تم عیسیٰ کو اپنا دوست نہ سمجھوگے کیا تم اپنے تئیں اُسکے ہاتھ نہ سونپوگے کیا تم اپنے فکر کا سارا بوجھ اُس پر نہ ڈالوگے اُسکی محبت کی خاطر اگر ضرور ہو کیا تم اپنے اور سب دوستوں کو نہ چھوڑوگے کیا تم اُسی پر اپنا بھروسہ نہ رکھوگے جبکہ تنگدستی میں دوسرے دوست تمہاری مدد کرنے سے سب لاچار ہونگے اُنکو نہیں کبھی چھوڑیگا لیکن مرنے وقت موت کے دریا میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ رہیگا اور اُسکے پار تک تمہیں پہنچائیگا بلکہ عدالت کے دن جب خدا کے غضب کی آگ دنیا پر بھڑکیگی اُس وقت بھی پھر وہ ہی تمکو اپنی پناہ دیں لیکر سارے خوف سے بچائیگا۔ پس عزیزو کیا تم ایسے دوست کو پیار نہ کروگے کیا تم اُسکو اپنا دل نہ دوگے یقین جانو کہ وہ نہایت مہربان و رحیم ہے اُسکے دلمیں کینہ یا بغض ذرہ بھی نہیں ہرچند تم نے آج تک اُسکی الفت کو ناچیز جانا پر اب بھی اگر شکستہ دل ہوکے اُسکی طرف رجوع کرو تو وہ کمال خوشی سے تم کو قبول کریگا جن شخصوں نے اُسکو صلیب پر کھینچا اُنکے لئے اُس نے دعا کی کہ اے باپ انکا گناہ معاف کر جب اپنے شاگردوں کو نجات کی بشارت دینے کو بھیجا تو اُسنے کہا کہ یروشلیم سے جہاں کہ وہ رد کیا گیا اور صلیب پر بڑی ہتک کے ساتھ مارا گیا تھا۔ شروع کرکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے نام سے کیجاوے۔ اُس نے بھید بیان کیا اُس نے اپنے دشمنوں کے بدلے دُکھ اُٹھایا اور اُنکے گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر صلیب پر چڑھا۔ اب بڑی ملایمت سے اُنکو بلاکر کہتا ہے کہ دیکھ میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے میں اُسکے پاس اندر آؤنگا (مکاشفات ۳-۲۰) اے عزیزو کیا تم اپنے دل کے دروازے کھولکے اُسکو اندر آنے نہ دوگے۔

درحقیقت وہ تم پر بھی اپنی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے۔ ہر ایک بات کو بخوبی یاد رکھو کہ اگر تمہارا یہہ منشا ہو کہ اُسکے دوستوں میں تم بھی شمار کئے جائیں تو ضرور ہے کہ تم اُسکی فرمانبرداری کرو چنانچہ اُس کا قول ہے کہ کوئی شخص اس سے زیادہ محبت نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے جو کچھ کہ میں نے تمہیں فرمایا اگر تم کرو تو میرے دوست ہو بعد اسکے میں تمہیں خادم نہ کہونگا کیونکہ خادم نہیں جانتا کہ اُس کا خداوند کیا کرتا ہے بلکہ میں نے تمہیں دوست کہا ہے کہ سب باتیں جو میں نے اپنے باپ سے سُنی ہیں میں نے تمہیں بتلائیں (یوحنا ۱۵-۱۳-۱۵)

راقم ایں

رپوٹ سالانہ کتب خانہ مشن الور

۷- اکتوبر ۱۸۹۹ء

آج اس کتب خانہ کا نواں جلسہ سالانہ ہے یعنے نواں سال اسکو قائم ہوئے گذر رہا ہے اسلئے کتب خانہ ہذا کے خیر خواہان و معاونین یہاں جمع ہوئے ہیں کہ اسکی خوشی میں شریک ہوں اور بیشک یہہ موقع ان صاحبان کے لئے غایت درجہ کی خوشی کا ہے کہ جس کام کے وہ عرصہ سے مددگار بنے ہوئے ہیں اُس کام نے ایک سال اور بھی زیادہ ترقی کے ساتھ اپنی عمر میں بڑھایا ہے - اب ہمکو کچھ مختصر بیان اصل مقصد اجرای کتب خانہ کا بیان کرنا اور یہہ دیکھنا کہ آیا وہ اپنے منصبے فرض کو ٹھیک ادا کرتا ہے اور عوام کے دلوں میں اُسکی نسبت کچھ قدر و منزلت ترقی کے ساتھ ہے یا کمی کے ساتھ حاضرین کے روبرو پیش کرنا مناسب ہوگا یہہ تو ظاہر ہے شش ہے کہ ابتدا سے اس کتب خانہ کا اعلی مقصد ترقی علم درستی اخلاق بہبودی عام شناخت ایزدی وغیرہ کے پھیلانے کا ہے اسی سبب سے اس سال میں بھی مثل سابق فحش و فسانہ آمیز اخبارات وکتب کے خرید سے اجتناب کیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ حق شناس وحق پسند آدمی کے دل میں اب تک اسکی ویسی ہی قدر و منزلت بلکہ اس سے زیادہ قائم ہے - اسکے ثبوت میں اگرہم ایک دو نظیر دکیونکہ اس مختصر رپوٹ میں گنجایش نہیں دوم اپنے منہہ سے اپنی تعریف کرنا خلاف تہذیب ہے حاضرین کے سامنے پیش کریں تو کچھ ناگوار معلوم نہوگا - اول کیلا رام کشن داس صاحب جو سابق میں محرر کوتوالی الور تھے اب عرصہ چھہ ماہ سے زیادہ ہوا کہ انکی تبدیلی رام گڈہ بعدہ تھانہ غازی علاقہ الور میں ہوگئی بوقت تبدیلی صاحب موصوف کی طرف سے پیغام آیا کہ چونکہ میری تبدیلی یہاں سے ہوگئی ہے الا مجھے کتب خانہ کی علیحدگی اور اُسکے فائدے سے محروم رہنا بالکل پسند نہیں ہے میرے پاس اخبارات بوقت ضرورت کتب جہاں میں مقیم ہوں بھیجے جایا کریں گو مجھے ۲ ماہوار چندہ مقررہ سابقہ کے عیوض دوچند بلکہ سہ چند بھی دینا پڑے سو تعین خوشی کا مقام ہے اب انکی طرف سے ۲ ماہوار کتب خانہ میں جمع ہوتے ہیں اور محصول واپسی اخبار اُن کے ذمہ اس حساب سے اُن کو بجائے ۲ ماہوار کے ۶ ماہوار یعنے پیشتر سے سہ چند دینا پڑتا ہے - دوم ایک اور ممبر صاحب ہیں جو سال گذشتہ میں محرر عہدہ پر مامور تھے امسال چند عرصہ سے بوجہ گردش ایام خود بیکار خانہ نشین ہیں اور ظاہر ہے کہ حالت بیکاری میں ہر ایک آدمی کو اپنے خانگی ضروری خرچ کے سبب ایسے امورات کی طرف رغبت کم اور اسکے لئے کچھ دینا ازبس مشکل معلوم ہوتا ہے مگر صاحب ممدوح اب تک شریک کتب خانہ رہکر اخبارات وغیرہ ملاحظہ فرماتے اور چندہ بدستور عنایت کرتے ہیں - پس کتب خانہ کے ہر دلعزیزی وعوام پسندی کا ثبوت کافی ہے - اخبارات وکتب بیرونجات علاقہ الور و دیگر مقامات میں بدستور مثل سابقہ کے جاتے رہے اسکے علاوہ مدرسان مشن کے پاس بھی جو بیرونجات میں کام کرتے ہیں اور جنکے پاس سابق میں بسبب خرچ محصول کے اخبارات وغیرہ نہیں بھیجے جاتے تھے اُن کے پاس بھی اس سال میں کتب خانہ سے خرچ محصول دیکر اخبارات بھیجے گئے وہ بھی اسکے فائدہ عظیم سے محروم نہ رکھے گئے +

ممبران

سال گذشتہ میں تعداد ممبران ۴۵ درج فہرست ہے سال حال میں اکثر ممبران داخل و خارج ہوئے منجملہ انکی منشی حسن علی مخبر صاحب جو ابتداے تقرری کتب خانہ سے ممبر تھے وہ لودیانہ کو تبدیل ہو گئے دیگر ممبران جو بسبب تبدیلی یا بسبب کسی اور وجہ کے علیحدہ ہوئے اُن کی جگہ جدید ممبر بھرتی ہو گئے اب ازروے حساب اوسط تمام سال میں ایک ممبر کی بیشی رہتے ہیں یعنے اب چالیس ممبر درج فہرست میں امسال خاص شہر الور میں ایک سوسائٹی کہ جو کائیتھہ سبہا کے نام سے مشہور ہے اور جس کے معاونین عہدہ دار و ملازمین قوم کائیتھہ میں وہ اس میں چندہ و ذاتی اخبارات سے مدد دیتے ہیں اور اس چندہ سے دیگر اخبارات بھی خرید ہونے لگ گئے ہیں اور وہاں کے ممبران کو فیس صرف ۱ ماہوار دینے پڑتے ہیں اور اُس سبہا کا کچھہ منشا بھی ایسا سنا گیا تھا کہ ممبران قوم کائیتھہ کو فی الامکان قومی اخبارات کی طرف زیادہ رغبت دلائی جاوے اور غیر مذہبی اخبارات کے مطالعہ اور دیگر کتب خانہ کے شراکت سے باز رکھا جاوے - چونکہ ہمارے کتب خانہ میں دس کائیتھہ ممبر شریک ہیں اسلئے خیال ہوا تھا کہ مبادا اس وجہ سے کسی ممبر کی کمی ہو اور یہہ خیال درست بھی نکلا یعنے بعض بعض ممبر نے سکرٹری سے کہا کہ تم نور افشاں مذہبی اخبار کو نہ بھیجا کرو کسی نے اپنا ارادہ علیحدگی کا ظاہر کیا یہاں سے یہہ ہی جواب دیا گیا کہ یہہ کتب خانہ ابتدا سے بغرض فائدہ روحانی وجسمانی قائم ہوا ہے یہاں کے ممبر کو ہر اخبار وغیرہ کا دیکھنا واجب ہے پس خداوند کریم کی حمد وستایش ہو کہ ہماری تعداد ممبران کائیتھہ بجز ایک ممبر کی کمی کے بدستور قائم رہے اور ہم ان ممبر صاحبان کے بھی ممنون و مشکور ہیں کہ جنہوں نے ہمارے قاعدہ کتب خانہ کو منظور کیا اور شریک کتب خانہ رہے بلکہ بعض ممبر نے سبہا مذکور میں بھی ایک آنہ ماہوار علاوہ ۲ ماہوار چندہ کتب خانہ ہذا کے بسبب قومی سبہا کے دینا منظور کرکر اس کی ممبری میں ثابت قدم رہے +

اخبارات وکتب کا بیان

اس سال میں کتب مختصی الافکار المجوہر الفران دبوستان حکمت کتب خانہ کے فنڈ سے خرید ہی اور مثنوی مولانا روم کے لئے تلاش ہو رہی ہے مطبع نولکشوری لکھنو میں زیر طبع ہے بوقت شایع ہونیکے وہ بھی آجاویگی اور پندرہ جلد رسالہ جات انجیل کانگریس وتشریح التثلیث بطور ہدیہ مشن چھاپہ خانہ لودیانہ سے آئیں اور سہ جلد کتاب اشتہر فرام سٹور رپوٹ سالانہ دو مشن راجپوتانہ جناب پریزیڈنٹ پادری جیمس صاحب نے بطور عطیہ عنایت فرمائیں

اس حساب سے لعہ جلد کی بیشی کتب میں ہوئے تخمیناً دوصد جلد کتب جو درستی اخلاق و تواریخ بادشاہان پیشین و شناخت ایزدی سے معمور ہیں اور جنکا تذکرہ ہم سال بسال درج رپوٹ کرتے رہے ہیں سابق کی موجود بھی لعہ جلد کے بیشی سال حال میں ہو کر اب تعداد کتب دوسو سے زیادہ بڑھ گئی اور امید ہو کہ کچھ عرصہ کی درازی میں یہہ کتب خانہ بھی دنیا کے نامور کتب خانوں میں شمار ہو جائیگا سابق میں جو ایک الماری بنوائی گئی تھی وہ کتب سے بھر گئی اب دوسری الماری کی ضرورت ہو امید ہو کہ عنقریب تیار ہو جائیگی اس سال میں زیادہ کتب خرید ہونیکی گنجائش تھی مگر بسبب اسکے کہ اکثر چھاپخانجات سے روپیہ قیمت اخبارات بابت سنہ ۹ پیشگی طلب ہوا اور حسب الطلب اُن کے پیشگی روپیہ بھیجا گیا اور اسی سبب سے حسب امید کتاب خرید نہو سکی سابق میں قیمت اخبارات سال کے آخر میں بھیجی جاتی تھی اخبارات اس سال میں بھی بموجب دستور سابقہ مختلف مقامات سے آتے رہے کوئی پرچہ کم نہیں ہوا بلکہ اکثر مرتبہ پنڈت رنجن ناتھ صاحب پیشکار تحصیل اور دو پرچہ اخبارات ایک اردو میں جسکا نام بلبل ہند دوسرا انڈینسل گارڈین انگریزی میں جو صاحب موصوف اپنے ذاتی خرچ سے منگواتے ہیں بطور ہدیہ بنا بر گشت کرائے جانے ممبران میں بھیجتے رہے وہ بھی ممبر صاحبان میں گھمائے گئے سلئے ہمیں پیشکار صاحب کی شکر گذاری ادا کرنی واجب - اور جناب پادری جیمسن صاحب و انگلافٹ صاحب ایم - اے حسب دستور سابق بمبئی گزٹ و گریفک عطا فرماتے رہے اُن کی خدمتیں علاوہ دیگر عنایات و امداد کی شکر گذاری ظاہر کرنا اپنا فخر ہو - رجسٹر روانگی کتب سے واضح ہو کہ تین سو مرتبہ سے زیادہ درآمد برآمد کتب کی ہوئے سال گذشتہ میں ۲۵۰ مرتبہ ہوئی تھی پچاس مرتبہ سے زیادہ کی آمد روانگی اس سال میں ہوئی یعنے جو شخص اس میں چندہ دینے والے نہیں تھے انہوں نے بھی بذریعہ کسی ممبر کے کتب یہاں سے لیکر فائدہ اٹھایا ہو +

آمدنی وخرچ

اس مد کی طرف جب ہم رجوع ہوتے ہیں تو یہہ بھی ہماری کامیابی کے ساتھ جاری رہی سابق میں ہمنے آمدنی سو روپیہ سال کی درج رپوٹ کی تھی اب بجائے ۸ روپیہ ماہوار کے زیادہ ہو یعنے سو روپیہ سے زیادہ یہہ مد بڑھگئی اگر وہ تمام صاحبان جو اس میں چند عرصہ تک شریک رہکر علیحدہ ہو گئے چندہ ذمگی خود ادا کر دیتے تو یہہ مد ... پہنچتی افسوس ہو کہ اکثر صاحبان چند ماہ تک اس میں شریک رہکر اسکے فائدہ سے محظوظ رہے مگر بوقت علیحدگی چندہ ذمگی خود باوجود تقاضا رچند درچند کے جمع نہیں کرایا اور کتب خانہ کا اصول جھگڑا و فساد کرنے کا نہیں ہو اس لئے تحمل کے ساتھ چندہ اُن کے نام کا بٹہ کھاتہ میں لکھا گیا اور یہہ ہم سابق میں بھی ظاہر کر چکے ہیں کہ خداوند کریم کی برکت سے ابتدائی بنیاد اس فنڈ کی کچھ ایسی پڑی ہو کہ کسی خرچ ضروری کے لئے رو کنے کا موقع نہیں ہوتا نہ آجتک یہہ کتب خانہ قرضداری میں پھنسا ہو ایسا ہی اس سال میں بھی واقع ہوا کہ تمام ضروری اخراجات رفع ہو کر سال کے آخیر میں للعہ کی بچت رہی +

انتظام

انتظام کتب خانہ و کمیٹی ہائے متعلق حسب دستور سابق رہا چونکہ اسکا ذکر ہم اکثر مرتبہ کرتے رہے ہیں لہذا بخوف طوالت اسے چھوڑ ہم پادری جیمسن صاحب و انگلافٹ صاحب کے لئے شکر گذاری ظاہر کرتے ہیں جنہوں نے مثل سابق اپنے زر نقد و اخبارات وغیرہ سے امداد فرمائی اور خداوند کریم سے امیدوار ہیں کہ وہ اس کتب خانہ کو روز بروز زیادہ رونق بخشے اور اس کے ممبر صاحبان کو ہر طرح کی جسمانی و روحانی خوشی بخشکر خوشی و خرمی کے ساتھ بدرجہ اعلی پہونچاوے - آمین +

المشتہر
منولال سکرٹری کتب خانہ اور

ہندو اور مسلمان بھائیوں کا وہم

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ اکثر اہل اسلام اہل ہنود سے کہدیا کرتے ہیں کہ کیا بھلا گنگا اشنان کرنے سے کبھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں - یہہ صرف تمہارا وہم ہو - اور نیک نہیں گنگا اشنان کرنے سے گناہ معاف نہیں ہو سکتے کیونکہ پانی سے بدن صاف ہو جاتا ہو نکہ دل مگر تعجب ہو کہ اہل اسلام خود بھی ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور ناواقفی کے باعث ہندوں پر عیب لگاتے ہیں اور نہ صرف اہل اسلام کا ایسا ہی عقیدہ ہو - بلکہ محمد صاحب کو خود ایسا ہی وہم تھا اسکے ثبوت میں کئی احادیث پیش ہو سکتی ہیں مگر خوف طوالت سے صرف ایک حدیث مشکوٰۃ کی پیش کرتا ہوں اور اس کا ترجمہ بموجب مظاہر حق کے لکھتا ہوں (مظاہر حق مشکوٰۃ کے اس ترجمہ کا نام ہو جو کہ اردو میں کیا گیا ہی جلد اول - کتاب الطہارت الفصل الاول) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہو بندہ مسلمان

یا فرمایا موسن۔ پس جب دھوتا ہے منہہ اپنا نکلتا ہے منہہ اُسکے سے ہر گناہ کہ دیکھا تھا طرف اُسکی ساتھ آنکھوں اپنی کے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخری قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ آنکھوں سے ہوئے ہیں جھڑ جاتے ہیں۔ پس جس وقت دھوتا ہے اپنے ہاتھ نکلتا ہے ہاتھوں اُسکے سے ہر گناہ کہ پکڑا تھا اُسکو ہاتھوں اُسکے نے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخری قطرہ پانی کے یعنے جو گناہ ہاتھوں سے ہوئے جھڑ جاتے ہیں پس جب دھوتا ہے پاؤں اپنے نکلتا ہے ہر گناہ کہ چلے تھے اُسکی طرف پاؤں اُسکے ساتھ پانی کے یا فرمایا ساتھ آخری قطرہ پانی کے۔ یہانتک کہ نکل آتا ہے پاک گناہوں سے روایت کی یہہ مسلم نے (ترجمہ میں نے اپنی طرف سے صحت عبارت کے لئے کوئی حرف نہیں بڑھایا بلکہ جیسا مترجم نے لکھا ہے نقل کر دیا)۔ اب اہل اسلام بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ گناہ اشنان سے گناہ دھوئے نہیں جاتے کیونکہ جیسا اوپر ذکر ہوا پانی سے بدن صاف ہوتا ہے نہ کہ دل۔ اور آپ بھی اُسکو مانتے ہیں پس اسی طرح سے وضو کے ذریعہ منہہ ہاتھ پاؤں صاف ہو جاتے ہیں نہ کہ دل۔ کیونکہ گناہ ہاتھ پاؤں اور منہہ پر چھپا نہیں ہوتے بلکہ دل پر اس لئے جیسا کہ ہندوؤں کا وہم ویسا ہی اہل اسلام اور محمدیوں کا بھی یہہ وہم ہے۔ پس میری منت ہے کہ آپ دونوں فریق ایسے توہمات کو چھوڑ کر گناہوں کے دھوئے جانے کا حقیقی طریق تلاش فرماویں۔ اور وہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا لہو ہے جو ہم سب کے عوض بہایا گیا جسکا اثر ابتدا سے پڑ رہا ہے اور اسکو ہمیں نسلی نہیں بلکہ حقیقی تسلی ملتی ہے +

نیاز مند فتح مسیح از بٹالہ

ریویو

نخل مراد میں ثمر آیا ہر ایک شکر

ہمارے تحفہ پیر کا۔ لونا ملنا پرنٹیر مسٹر جرج راجپوتانہ مشن پریس اجمیر سے ایک ہندی اخبار چار صفحہ کا جس کا مقصد القطع کو کتابت لکھنؤ کے برابر ہوگا کمشنر صاحب سے جاری و شائع ہونا ہو جسکا ایک نمبر ہمارے پاس بھی بھیجا گیا ہے ہم نے اس پرچہ کو اول سے آخر تک سا غور پڑھا اور اسکی طرز تحریر اور مطالب و مضامین پر لحاظ کیا تو جہانتک ہم کہہ سکتے ہیں واقعی یہہ صورت عمدہ اور مفید معلوم ہوتا ہے اسکے اڈیٹران ایک لائق و تجربہ کار مشنری پادری جس گرے صاحب اور خلاصہ مزاج ڈاکٹر پادری جان ہسبنڈ صاحب ہیں جو عرصہ سے ایک ایسا اخبار کے جاری کرنے کے لئے سوچتے تھے راجپوتانہ کے مسیحیوں اور دیگر غیر مسیحیان ملک کو فائدہ بخش ہو فکر میں تھے لیکن دیر آید درست آید اب چند عرصہ کے بعد اس تجویز مفید نے انجام پایا۔ کاغذ عمدہ اور ہندی ٹیپ خوش خط اور خوبصورت اور عبارت سلیس بھاشا اور ہندی کے الفاظ مروجہ عام میں عمیت دکھلانے کے لئے جیسا کہ آج کل بعض ہندی و اردو جرائد کا دستور ہے سنسکرت الفاظ درج کرنے سے محترز معلوم ہوتا ہے اگرچہ اڈیٹران موصوف کا منشا راجپوتانہ کے مسیحیوں کی اخلاقی و روحانی ترقی کا ہے تاہم اگر غیر مسیحی ہندی خواں اسکو پڑھینگے تو خالی از فوائد نہ پاینگے۔ فی الحال یہہ اخبار ماہواری جاری ہوا ہے مگر ہم کو یقین ہے کہ دیسی مسیحیان کی قدردانی و رسید کی حالت میں یہہ اخبار جلد مہینے میں دو بار اور بشرط کامیابی ہفتہ وار شائع ہونے لگیگا تو بہت ہی بہتر ہوگا ہم اسکے تبادلہ کو اپنے اخبار کے ساتھ بخوشی منظور کرتے اور عوام سے اسکی سفارش کرتے ہیں + ح۔ع۔س

منقولات

مدراس میں ہندو مسلمانوں کا فساد

اس فساد کی کیفیت ہم افسوس کے ساتھ ۹ ر کے سرل سے بجنسہ ذیل میں لکھتے ہیں مسلمانوں نے ایک مقام پر مسجد بنانی چاہی جسکو بعض عذرات سے ہندوؤں نے نامناسب بتایا۔ آخر انکی رضامندی سے مسجد بنگئی۔ اب محرم کے موقعہ پر ہندوؤں نے اس مسجد کے پاس سے اپنا جلوس لیجانا چاہا۔ مسلمانوں نے اسباب کی اجازت نہ دی آخر کار افسران پولیس اور رؤساء نے اجازت دیدی چونکہ فساد کا مادہ موجود تھا اسلئے اُسکا پھوٹ نکلنا ایک نیچرل امر تھا۔ غرضکہ جوش عوام میں پھیل گیا جسکا روکنا ناممکن ہوا بلوہ کی ابتدا مسلمانوں کی طرف بتائی جاتی ہے اب تک دو سو ۲۰۰ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ فساد کی کیفیت یہہ ہے کہ ابھی حال میں مسلمانوں نے ایک برات کو جو اس مسجد سے گذرتی تھی روکا اور حملہ کیا چنانچہ یہہ مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔

قریب سو برس سے اسی راہ سے دسہرہ کا جلوس نکلا کرتا تھا جو اب کی سال چھٹی تاریخ کو نکلتا مسلمانوں نے اُس روز اسباب کی شکایت کی کہ مسجد سے گذرتے ہوئے ہندو لوگ باجا نہ بجائیں۔ پولیس نے اس درخواست کو منظور کیا۔ پولیس نے فساد روکنے میں بہت کوشش کی اور ہندو مندر کے منیجروں کی رائے ہوئی کہ جلوس کسی اور رستہ سے نکالا جائے۔ لیکن عوام ہندوؤں نے اُسکو نامنظور کیا جلوس سواری ساتویں کی رات کو دس بجے اس بازار میں داخل ہوا سیکڑوں مسلمان مسجد کے قریب کی چھتوں اور برآمدوں پر لدے ہوئے تھے۔ ڈپٹی کمشنر پولیس پچاس جوانوں کی جمعیت سے مسجد کے قریب کھڑے تھے جب جلوس مسجد کے قریب پہنچا تو بہت سے مسلمانوں نے حملہ کر کے جلوس کے آگے آنا چاہا پولیس سے لڑائی ہونے لگی۔ پولیس مغلوب ہوئی لیکن پھر اُسنے مسلمانوں کو ہٹا کر مسجد میں روکدیا فوج منگائی گئی اور پولیس کی کمک بھی پہنچ گئی فقط خیر اندیش

گورنمنٹ ہندوستان کی حالت عجب مصیبت میں گرفتار ہے۔ وہ ہر ایک کے اعتراضوں کا ہدف تیر ہوتی ہے اعتراض بھی اس بے باکی کے ساتھ جڑے جاتے ہیں کہ باوجود بے سر و پا ہونے کے جو زبان استعمال کی جاتی ہے اول درجہ کی شریرانہ گستاخانہ اشتعال بخش اور قابل سزائے سخت کے ہوا کرتی ہے۔ اب اگر گورنمنٹ چپ لگائے

تو گویا وہ بہری ہو جو سنکر تحقیقات کرے تو لبا اوقات معاملہ غلط اور بے بنیاد ثابت ہوتا ہو۔ اگر ایسی گستاخی پر عتاب واجبی کرے تو ملزم ظلم و ستم گردانی جاتی ہو ان ناجائز حرکات کے مرتکب اگر دیسی لوگ ہوں تو زیادہ ترین افسوس کی بات ہو کہ اُنکو وہ زمانہ بھول گیا جبکہ انصاف کا مدار شخصی خیال پر ہوتا تھا۔ اور جس زمانہ میں ظلم نکا فقط اِسلئے چپکے سے سہا جاتا تھا کہ زبردست مارتا تھا اور رونے نہ دیتا تھا + ایسی حکومتوں کے عادی اہل ہند جو فی الواقع اہل ہند ہیں اگر آئرلینڈ یوں یا چند اہل انگلستان کی دیکھا دیکھی شور و شر کریں اور حقوق بیجا کے لئے جھگڑیں تو یہہ نہ فقط اہل دانش کے نزدیک مضحکہ پردازی ہوگا بلکہ خود اہل ہند کے لئے کبھی فائدہ مند نکلیگا کیونکہ اہل ہند کا منصب اپنی گورنمنٹ کے آگے وہ نہیں ہو جو اہل انگلشیہ کو حاصل ہو + انگریزوں کی حکومت اپنی اور قومی ہو وہ اگر سخت ترین درشتی کے ساتھ بھی اپنی سرکار کو متوجہ کریں تو کر سکتے ہیں اور اُنکے ایسا کرنے سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنی قومی اور واقعی اپنی حکومت کا کھونا کبھی پسند کرینگے یا اسکا کسی صورت میں بھی بُرا چاہینگے + لیکن اہل ہند پر یہہ معاملہ صادق نہیں آسکتا کیونکہ اہل ہند ایک غیر طاقت کے مطیع اور فرمانبردار ہیں وہ غیر طاقت بھی وہ طاقت ہو جسکو ملک فتح کئے ایک صدی بھی نہیں گذری۔ وہ غیر طاقت بھی وہ طاقت ہو جسکی موجودہ وسعت ابھی تک قدرتی حدود پر خاطر خواہ طور پر قائم نہیں ہو۔ جس کو ایک طرف سے چین کا۔ دوسری طرف سے روس کا تیسری طرف سے دلیپ سنگھ اور ایسے ہی کئی کشتگان قسمت کی سازشوں اور اہل یورپ کی رقابت کا خیال ہر وقت ستائے رہتا ہو + بس آدمی را اشارہ کافیست! + از عام

مختلف واقعات

حصار میں صاحب ڈسٹرکٹ پولیس مکتی فوج والوں کی طرح کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ اخبار وار کرائی جو کہ مکتی فوج کی طرف سے نکلتا ہو سٹیشن پر بیچ رہے تھے ایک مسافر یہہ حال دیکھکر پوچھتا ہو کہ آیا سرکاری افسروں کو ایسا کرنا چاہئے یا کیا۔

کلکتہ میں ایک مذہبی جماعت کے کُل برہمن ممبروں نے ذات کی نفرت انگیز پہچان کا خیال کر کے رشتہ زنار کو گلے میں ڈالنا ترک کر دیا ہو (نور افشاں) بقول **سفیر** لکھیں اُٹھا کے شیخ و برہمن نے خود بخود + بالائے طاق سبحہ و زنار آج کل +

رہتک کے دو ہندو کمشٹر اسسٹنٹ کمشنروں اور ایک ہندو ڈسٹرکٹ جج نے اور ایک برہمن گھسیا نامے نے چند ذیلداروں کو بُلا کر سمجھا دیا تھا کہ پولیس کو مارنے کا حکم نہیں ہو تم ہرگز مت ڈرنا اور سو روپیہ سے ہر ایک انعام مفسدوں کی کارروائی کے مطابق دیا جائیگا یعنے تعزیہ توڑنے پر سو روپیہ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس یا ڈپٹی کمشنر کے قتل پر ایکہزار ملیگا۔

ورلڈ پنچ لکھتا ہو کہ مہاراجہ کشمیر کے بااختیار ہونیکے زمانہ میں مہاراجہ نے اپنی قدر نہیں کی تو بھلا وزارت کی کیا قدر کرتے جبھی تو یہہ حالت ہو ورنہ کونسا ایسا گناہ ہوا کہ کشمیر میں یہہ ہلچل مچی ہوئی ہو یہہ سب مہاراجہ کی بے التفاتی لاپروائی و بے استقلالی کا نتیجہ ہو۔

حضور پرنس آف ویلیس کو ایک نامعلوم الاسم لیڈی نے بذریعہ رجسٹری خط کے دس ہزار پونڈ یعنے ڈیڑھ لاکھ روپیہ ارسال کیا اور خط میں لکھا ہو کہ کثرت دولت سے تنگ آگئی ہوں اور نہیں جانتی کہ اسکو کیا کروں یہہ رقم آپکو ارسال کرتی ہوں امید کہ قبول کرینگے۔ عام

مرشد آباد سے ایک دولتمند جینی کا بیٹا اور داماد انگلستان میں پڑھنے کیواسطے گئے ہیں یہہ پہلا موقع ہو کہ بنگالہ میں جین مذہب کے لوگوں نے سمندر کو پار کر کے انگلستان جانے کی کوشش کی۔

بعض اہل انگلستان خیال کرتے ہیں کہ محمدی جوا نہیں کھیلتے۔ اس خیال کی تردید میں اخبار بمبئی گارڈین کہتا ہو کہ اگر وے صاحبان بمبئی میں ہوتے تو حقیقت حال سے آگاہ ہو جاتے۔ جن محمدیوں کو جوا کھیلنے کی عادت ہو وے یہاں کھلے میدان بذریعہ تاش جوا کھیلتے ہیں۔

جاپان میں دن بدن مسیحی مذہب کی پائداری اور ترقی ہوتی جاتی ہو۔ جاپان وہ مُلک ہو کہ جہاں پہلے ۲۴ برس ذیل کا کتابہ ہر شہر قصبہ اور گانو میں لکھا ہوا پایا جاتا تھا "جب تک سورج جلوہ گر ہو کوئی عیسائی جاپان کی طرف آنے کی جرأت نہ کرے۔ سبھوں کو معلوم ہو کہ خواہ اسپین کا بادشاہ خواہ عیسائیوں کا خدا خواہ سبھوں کا بڑا خدا کوئی کیوں نہ ہو جو اِس حکم کو توڑیگا اُسکا سر جدا کیا جائیگا۔ مخزن

تانتیا بھیل نے حکام پولیس کے آگے صاف صاف اپنی کیفیت کا اظہار کر دیا اُسکا بیان ہو کہ شروع میں چوری کا جھوٹا اتہام اُسپر لگایا گیا اور بے قصور قید کی سزا ہوئی جب قید خانہ سے نکلا اور کاروبار میں مشغول ہوا تو دوبارہ چوری کا اتہام لگایا گیا اور گرفتار ہو جانے کے خوف سے وہ جنگل کو بھاگ گیا اور وحشی کیطرح رہنے اور لوٹ مار کر کے کھانے لگا۔ اُس کا قول ہو کہ اُسنے کسی کا خون اپنے ہاتھ سے نہیں کیا۔ ڈاکو مذکور کو اُسکے ایک دوست نے پکڑوا دیا ہو۔

لالہ فتح چند انڈین ایونجیلیکل ریویو ... لالہ فتح چند انڈین مسنگرین میں لکھتے ہیں کہ "آریا سماج والوں کا شمار دس لاکھ سے کم نہیں ہو" معلوم نہیں لالہ صاحب نے کیونکر شمار کیا حسب التعداد اُنکا شمار دس ہزار سے بھی کم ہو۔ منہ

شاہ فارس کا درباری لباس نہایت قیمتی ہو اُسکی تیاری میں تیس لاکھ روپیہ صرف ہوئے ہیں۔

اسٹیشن جھونگڑھ علاقہ ریاست اُودے پور میواڑ

پر ایک بقال ساکن چتور گڈھ بھیلواڑہ سے کئی ہزار روپیہ کا مال زیور نقرئی و طلائی قزاقوں سے خریدے لئے جاتا تھا اسٹیشن پر پولیس نے گرفتار کر لیا بعد تحقیقات کے معلوم ہوا کہ یہہ ہمیشہ چوری کا مال لایا کرتا ہے اور چوروں سے ملا ہوا ہے اب بقال صاحب جیلخانہ کی ہوا کھا رہے ہیں۔ آفتاب پنجاب

بمبئی کا ایک اخبار راوی ہے کہ وہاں تیس برس کے ایک آدمی نے دو برس کی لڑکی سے شادی کی اور دوسرے تیس برس کے آدمی کی شادی چھ مہینے کی ایک لڑکی سے ہوئی۔ مخزن

روشن ضمیر مہاراجہ صاحب بہادر الور کی قدردانی قابل تعریف ہے کہ اُنہوں نے کپتان مان صاحب مرحوم کے فرزند کلاں کو اُنکے والد کے عہدہ کپتانی پر اور چھوٹے بیٹے کو بعہدہ کپتانی فرزند کلاں کے سرفراز فرمایا ہے۔ قدیان

خود را بیفزا اے قدر * کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

خبریں

پوپ اور گورنمنٹ اٹلی میں مخالفت کی وجہ سے پوپ روم کو چھوڑ دینا چاہتے لیکن پرنس بسمارک ایسا کرنے سے اُنہیں منع کرتے ہیں۔

مدراس میں ایک ہندو کو اُس کی بہو نے دو تین جگہہ دانتوں سے کاٹا گو بظاہر زخم خفیف تھے تو بھی وہ مر گیا۔

سیریا کی سرکار پادریوں کے کام میں خلل انداز ہے گرجے اور مدرسے بند کر دئے گئے تھے مگر قسطنطنیہ سے حکم آیا کہ بدعت نہ کیجائے۔

رڑکی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ نومبر کو ہوگا اور سب سے بڑی بات یہہ ہوگی کہ اسلامی فاضل اپنے ہم قوموں کو نیشنل کانگرس سے بچنے کی تلقین فرماوینگے۔ پنجاب

حیدرآباد کے جیل میں ہنگامہ واقع ہونے کا باعث جو انتظامی حالتوں کا ڈھیلا اور نادرست ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

ایک پنجابی کسان کو ایک گھوڑے کی زبان کاٹ ڈالنے کے جرم میں جو اُسکے کھیت میں چرتا تھا قید بامشقت چھ مہینے کا فتویٰ دیا گیا۔

بمبئی میں پرنس وکٹر کی تشریف آوری پر ایڈریس اور صندوقچہ کے لئے دو ہزار روپیہ صرف ہونگے۔

حیدرآباد میں پرنس وکٹر ایک ہفتہ ٹھہرینگے حضور نظام ۵ لاکھ روپیہ خرچ کرینگے۔

اجمیر راجپوتانہ مشن پریس سے ایک ہندی اخبار فی الحال ماہواری یکم اکتوبر سے شایع ہوا ہے۔

راولپنڈی میں سٹرکیلی افسر کمسریٹ کے پاس ایک چپراسی صاحب انٹرنس پاس کردہ ہیں۔

جرمن کے افسروں کو پیرس کی نمائش گاہ دیکھنے کے لئے اجازت نہیں دیگئی۔ مخزن

قسطنطنیہ میں تین یہودیوں نے خداوند مسیح کو قبول کیا اور بپتسمہ پایا۔ منہ

کریٹ میں یونان قبضہ کرنا چاہتا ہے اگر سلطان کا قبضہ نہ رہا تو بجائے شاکر پاشاہ کے عیسائی گورنر مقرر ہوگا۔

لکھنؤ میں ۱۵ اکتوبر کو ایک یورپین نے اپنی ساتھی یورپین کو اُسترے سے قتل کر ڈالا مقدمہ مجسٹریٹ ضلع کے آگے پیش ہے۔ پٹیالہ

سرکاری خبریں

جی ناکس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گجرات نے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۹ء کو رخصت سے واپس آکر آرے ولیمز صاحب بہادر کو سبکدوش کیا۔ اور ولیمز صاحب بطور ڈسٹرکٹ جج کے انبالہ میں تبدیل ہوگئے لفٹنٹ ایم کوپر صاحب بہادر قایم مقام مجسٹریٹ چھاؤنی انبالہ نے ۳۔ اکتوبر ۱۸۸۹ء کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت سے واپس آکر لفٹنٹ کارڈیو صاحب کو جو علاوہ اپنے ملٹری فرائض کے کوپر صاحب کا کام کرتے تھے سبکدوش کیا۔

کرنیل ایچ ایم بی براؤن صاحب بہادر فرلو رخصت سے واپس آکر لفٹنٹ کوپر صاحب کو سبکدوش کرینگے۔ ایف پی بیچکرافٹ صاحب بہادر ڈویزنل جج راولپنڈی نے ۳۰ ستمبر ۱۸۸۹ء کو رخصت سے واپس آکر جی اے ایندرسن صاحب کو سبکدوش کیا۔ اور ایندرسن صاحب راولپنڈی میں بطور ڈسٹرکٹ جج متعین رہینگے *

پادری۔ سی۔ آئی مین صاحب چیپلین راولپنڈی ۸ اکتوبر ۱۸۸۹ء سے نوشہرہ میں تعینات کئے جائینگے اور بجائے اُن کے پادری سی ڈبلیو ہیوم صاحب میاں میر سے راولپنڈی جاوینگے اور پادری ایچ جی سنیس گری صاحب ڈگشائی سے آکر پادری ہیوم صاحب کو سبکدوش کرینگے۔ سی ایل ٹپر صاحب بہادر سکرٹری محکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب کو ایک ماہ اور ۲۲ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور بجائے اُن کے ایچ سی فنشا صاحب بہادر بطور قایم مقام سکرٹری مقرر ہوئی *

تار کی خبریں

۱۵۔ اکتوبر۔ **شاہ** پرتگال قریب المرگ ہیں۔

لنڈن ۱۶۔ اکتوبر کو لوٹش کالونی میں سرنگ کی بارود پھٹنے کے باعث ساٹھ آدمی ہلاک ہوئے جنکی لاشیں ابتک دبی ہوئی ہیں۔ **لنڈن** ۱۶۔ اکتوبر سر ہنری ایرون نے جو ابھی لارڈ میئر منتخب ہوئے ہیں لارڈ میئر کی نمائش میں پیدل چلنے کا ارادہ کیا ہے۔ نمائش حسب دستور سنیچر کے روز ۹۔ نومبر کو ہوگی۔ اُنکا ایسا کرنے سے یہہ منشا ہے کہ یہودیوں کو مذہبی آرام کے روز خلاف ورزی نہ ہو۔

اعلان

بمقام لودیانہ ۹ تاریخ ماہ حال شام کے ساڑھے چھ بجے کوتوالی کے گرجا میں پادری الوینس صاحب در بارہ پرہیزگاری لکچر دینگے *

غزل طبعزاد سکین

نفور از نور در ظلمت گنہ گرویدہ گویا
بغاوت با خدا قربت خدا فہمیدہ گویا

بجائے حق پرستی بُت پرستی را روا داری
گر بیجانِ بت را زندہ باجان دیدہ گویا

چرا از مسئلۂ تثلیث منکر ماندۂ بیجا
غلط تعلیم را بر حق صحیح ورزیدہ گویا

چراچون کور فقری بے خبر از نور یزدانی
بروشن چشم گہ خورشید را نادیدہ گویا

بجائے معجزہ حق سحر سازی را پسندیدی
میان حق و باطل فرق را نشنیدہ گویا

کفارہ پاک الحق خون بہائی ابن اللہ ست
چہ میدانی مگر آن راز بر سنجیدہ گویا

بیالۂ زہر عصیان از چہ می نوشی از غفلت
چو گاہے شربت شیرین حق نچشیدہ گویا

مسیحا از رہ رحمت ترا می خواند آ تا تو
بغفلت بے خبر از جان و تن خوابیدہ گویا

بنومیدی چو غمگین و بیدل ماندۂ ایدل
مگر خوش مژدۂ انجیل را نشنیدہ گویا

چرا در جنگ شیطان سُست و بزدل ماندہ سکین
چو طفلان بے سبب از خوفِ جان ترسیدہ گویا

دیگر

نورِ عیسیٰ از جہانے دیگر است
ظلمت کفر از مکانے دیگر است

از پے معراج بر عرش بریں
مومناں را نردبانے دیگر است

گلشن دنیا پر از خار است و خس
لیک ما را گلستانے دیگر است

از برائے زندگی جاوداں
زندگی دہ آب و نانے دیگر است

پاکدل بخشند تا پاکدل
بیں کہ ما را دستانے دیگر است

بر سرِ حکام دنیا بر زمیں
حاکمانہ حکمرانے دیگر است

دین عیسیٰ از ہمہ دین ہا جدا است
زانکہ او را عز و شانِ دیگر است

از پے تنویر محفل دین حق
نورافشاں شمعدانے دیگر است

صادقاں را از پے حمد و ثنا
با صداقت دل زبانے دیگر است

بہر ما از شر ابلیس لعیں
ہر زمانے امتحانے دیگر است

من چرا خواہم تحائف دنیوی
زانکہ ما را ارمغانے دیگر است

بندۂ سکین را با فضل حق
عید نو در ہر زمانے دیگر است

غزل

طبعزاد منشی کیدار ناتھ صاحب تخلص منت

مطلع مہرِ صداقت ہے گریبان مسیح
مرکز اہلِ نظر ہے روئے تابان مسیح

کشتِ جسم مردۂ لاغر نکیوں سرسبز ہو
ابر رحمت بنکے برسے چشم گریان مسیح

خلعتِ عیشِ دوامی پائیگا وہ روزِ حشر
پنجۂ ایماں سے پکڑا جسنے دامان مسیح

تاج کانٹوں کا پہنا کر بادشہ اسکو کہا
تھی حقارت سے بھی پیدا شوکت و شان مسیح

لوعشائے عیسوی ایمان سے دو دوستو ہم
خوان یغما جس کو کہتے ہیں وہ ہے خوان مسیح

خون بہا خونِ مسیحا کا یہہ ٹھہرا بے بہا
فدیۂ روحِ گنہگاراں ہوئی جان مسیح

آبِ رنگِ خونِ عیسیٰ سے ہزاروں ہیں نہال
باغ عالم میں کھلا منت گلستان مسیح

نمبر ۶ رپورٹ چودھری کندن سنگھ و سردار علی محمد خان صاحب براد معاف فرمائے جانے قصور بجا اہل کھتری و لسو کشمیری دربارہ نہ لکھوانے پیدایش تجویز ہوئی کہ اس مرتبہ معاف کیا جاوے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ ارادۃً فروگذاشت نہیں کی اور آئندہ کے لئے تنبیہہ کی جاوے۔ کہ اگر پھر ایسا کیا سخت تدارک ہوگا اور تحصیلدار کو لکھا جاوے کہ اب پیدایش ہائے مذکور کو درج رجسٹر کرلیوے **نمبر ۷** رپورٹ داروغہ صفائی شکایت محمد و نسبت چھیڑ چھاڑ کرنے عورات جوگھاٹ لالہ رشید یال پر نہانے گئیں و بروقت ممانعت مقابلہ سے پیش آنے نظر حسین چپڑاسی متعینہ گھاٹ سے و رائے جناب صاحب وائیس پریزیڈنٹ کہ ایسے اشخاص کو عدالت سے تدارک ہونا چاہئے باتفاق رائے تجویز ہوئی کہ مقدمہ دائر کیا جاوے اور بابو رائے برودہ صاحب اسکا انتظام کریں **نمبر ۸** رپورٹ تحصیلدار چونگی شکایت دولت رام براد رگوبند بھگت رام آڑتھہ درباب اسکے کہ بجائے ایک کس کموں یا بندہ واپسی ایک کسی فرضی شخص کو بنام نہاد کموں پیش کر کے منا واپسی کا بنام اپنے لکھوالیا و رائے صاحب وائیس پریزیڈنٹ کہ ایسے شخص کو زیر دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند تدارک ہونا چاہئے۔ تجویز ہوئی کہ کاغذات بخدمت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر پولیس مرسلہ کر گذارش ہووے کہ اگر مناسب ہو بذریعہ پولیس

اس بارہ میں تحقیقات ہوکر حکم صادر فرماویں۔ نمبر ۹ روبکار جناب سردار بھگی سہایصاحب مورخہ ۱۹- جون ۸۹ء کہ بموقع ملاقات جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ اہلکاران چونگی کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ان کی جانب سے کچھ صورت نقصان آمدنی چونگی میں ہوتی ہے اسطرف توجہ کمیٹی کی ہونی چاہئے۔ تجویز ہوئی کہ ہر روز کے بعد کمیٹی میں پیش ہووے۔ نمبر ۱۰ روبکار جناب سردار بھگی سہایصاحب مورخہ ۱۹- جون ۸۹ء مشعر اسکے کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ نسبت انتظام زر واپسی و تجویز مالخانہ تجویز مناسب ہونی چاہئے۔ تجویز ہوئی کہ خاص جلسہ میں جو نسبت نالی کلاں ہوگا پیش ہووے۔ نمبر ۱۱ عرضی مولوی فریدالدین مدرس گورنمنٹ سکول لودیانہ بدرخواست ترقی تنخواہ تجویز ہوئی کہ رپورٹ کے لئے سپرد سب کمیٹی تعلیم کے ہووے۔ نمبر ۱۲ اسرکلر ۹۱ مورخہ ۱۳ مئی ۸۹ء گورنمنٹ پنجاب بنسبت قائم کئے جانے سرائے ہائے متصل اسٹیشن اس غرض سے کہ مسافران کو آرام ہو اور مال رہ روکے لئے بطور مالخانوں کے استعمال میں آویں جلسہ خاص میں پیش ہووے جو نسبت انتظام مالخانہ جات منعقد ہوگا۔ نمبر ۱۳ اسرکلر ۳/۲۲۹ مورخہ ۱۷- مئی ۸۹ء گورنمنٹ پنجاب نسبت اس امر کی بعض صورتوں میں میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے قاعدہ ۱۲ سے لیکر ۱۵ تک منجملہ قواعد مشتہرہ ہمراہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب ۳۶ مورخہ ۶- فروری ۸۹ء کے عمل میں ہوتی ہے جو بصورت تغیرات ضروری ہے مع تحریر ظہری انڈفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۴ مئی ۸۹ء جس کے ذریعہ سے ہدایت مذکور تعمیل کے لئے موصول ہوئے اطلاع ہوئی تعمیل کے لئے ہدایتہ سررشتہ میں ہے۔ نمبر ۱۴ کاغذات جنکے روپیہ بسبب ضروری ہونیکے دے گئے اور اب منظوری ضابطہ کے لئے کمیٹی میں پیش ہوئے
۴/۱ حسب درخواست داروغہ صفائی بابت تیاری پروہ گاڑی اُٹھانے غلاظت پاخانجات ۹/مہ
۴/۲ بابت قیمت رجسٹر خوراک بیلان بردار کمہات کو حسب رپورٹ داروغہ صفائی
۴/۳ حسب رپورٹ داروغہ صفائی بابت طلبانہ مقدمات رجوع کردہ میونسپل ۳/۴
۴/۴ بابت چھپوائی فارم ہائے انگریزی جو اورنٹل پریس لاہور سے منگوائے گئے ۳/۸
۴/۵ بابت کرایہ زمین پایہ خانہ تکیہ فیلو گنج بابت ایک سال دو ماہ ۱۲/۸
۴/۶ بابت معاوضہ فصل ربیع میونسپل باغ واحاطہ روپاستری ۱۰/۸
تجویز ہوئی کہ یہہ جملہ رقومات خرچ منظور کئے جاویں۔ نمبر ۱۵ صاحب پریزیڈنٹ امور ذیل کا تذکرہ فرمایا اور صاحب وائس پریزیڈنٹ نے تائید فرمائی۔ چونکہ کمیٹی کو خرچ متفرق شفاخانہ کا روپیہ دینا پڑتا ہے مناسب ہے کہ انتظام ذیل کیا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ تجویز صاحب پریزیڈنٹ ادائیگی خرچ منظور کی جاوے۔ (الف) یہہ ضروری نہیں ہے کہ خرچ متفرقات شفاخانہ کے لئے کمیٹی کوئی خاص تعداد رقم مقرر کرے مگر یہہ مناسب ہے کہ صرف اصلی خرچ دیدیوے کیونکہ رقم خرچ ہمیشہ یکساں نہیں ہے بلکہ حسب تعداد مریضان اندرونی کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ (ب) بل ہائے خرید ہمیشہ کے ہمراہ دستاویزات ان دکانوں یا کارخانہ ہائے کیطرف سے ہونی چاہئیں جتنے کہ ادویہ خرید کئے گئے ہوں اور یہہ سیکرٹری کا فرض ہوگا کہ قبل اسکے کہ روپیہ دئے جانیکا حکم صادر ہووے بل ہائے کی پڑتال کر لیا کرے (ج) صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ کو یہہ خبر پہونچی ہے کہ جو روپیہ چندہ کی بابت جمع ہوتا ہے وہ عام آمدنی میونسپل فنڈ میں جمع ہو جاتا ہے اور اُسکا کوئی علیحدہ حساب نہیں رکھا جاتا۔ اور چندہ اگانہ ترقی شفاخانہ کے لئے خرچ نہیں کیا جاتا اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا خیال بہت درست ہے کہ اگر زر چندہ کا حساب علیحدہ رکھا جاوے اور اُسی کام میں لایا جاوے جس کے لئے وہ چندہ دیا گیا ہو تو یہہ چندہ دہندگان کے لئے گونہ ترغیب ہوگی اور وہ مریضان کی مدد کے لئے اپنے میدان خیرات کو اور بھی وسیع کرینگے اس لئے یہہ مناسب ہے کہ حسب رائے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کارروائی کی جاوے۔ تجویز ہوئی کہ علیحدہ کیا جانا تفصیل زر چندہ کا منظور کیا جاوے۔ نمبر ۱۶ چٹھی صاحب سول سرجن لودیانہ ۲۲۹ مورخہ ۲۰- جون ۸۹ء بطلب مبلغ ۵/۱۲ بابت تیز کرائے جانے اوزارہائے پھوڑا کاٹنے کے۔ تجویز ہوئی کہ دیا جانا ۵/۱۲ کا منظور کیا جاوے۔ نمبر ۱۷ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدیں مضمون پیش ہوئے کہ جب کمیٹی میں کوئی معاملہ تعلیمی پیش ہونیوالا ہو اسکی اطلاع یا تو صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کو یا ہیڈ ماسٹر صاحب کو دی جایا کرے تاکہ صاحبان موصوف اپنے مشورہ سے کمیٹی کو مدد دیا کریں۔ اطلاع ہوئی اسکے مطابق عمل کیا جاوے۔ نمبر ۱۸ چٹھی ڈاکٹر صاحب نسبت منظوری اسما روپیہ تجویز ہوئی کہ دیا جانا اسما روپیہ کا منظور کیا جاوے +

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس جناب شاہزادہ نادر صاحب۔ سی آئی۔ ای پریزیڈنٹ سردار بھگی سہایصاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ سردار علی محمد خانصاحب۔ لالہ رام جیداس صاحب۔ لالہ غسارام صاحب ثانی لالہ مول راج صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ چودہری علی بخش صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ ممبران واقع ۴-۲۳ (?) جولائی ۱۸۸۹ء

نمبر ۱ درخواست منور الدین طالب علم جماعت فسٹ آرٹ بدرخواست منے وظیفہ بسفارش صاحب پرنسپل مشن کالج لاہور معہ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم نسبت استطاعت سایل تجویز ہوئی کہ دیا جانا وظیفہ کا منظور کیا جاوے + باقی آئندہ

لودیانہ

سُنا جاتا ہے کہ موسمی تپ کی تا حال شہر میں شکایت ہے مگر اور طرح سے خیریت ہے سردی روز بروز ترقی پر ہے لیکن دن کے وقت دھوپ میں تمازت ہے اور یہہ ایک وجہ بخار کی معلوم ہوتی ہے خداوند اپنا فضل کرے +